تاثرات

اگست کے مہینے میں پنجاب اور سندھ کے دریاؤں میں جو سیلاب آیا اس سے پاکستان کی معیشت کو زبردست نقصان پہنچا اور قومی تعمیر و ترقیات کے منصوبوں کی تکمیل میں شدید رکاوٹیں پیدا ہوگئیں۔ اس سیلاب سے کس قدر تباہی آئی اس کا اندازہ جناب ذوالفقار علی بھٹو کے اس بیان سے ہو سکتا ہے کہ حالیہ سیلاب سے پاکستان کی معیشت کو جو نقصان پہنچا ہے اتنا نقصان ۱۹۶۵ اور ۱۹۷۱ کی جنگوں میں بھی نہیں ہوا تھا۔

سیلاب کی وجہ سے ملک و قوم کو جن مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کا سلسلہ سیلاب کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو جاتا، بلکہ اس کے پیدا کردہ مسائل ساری قوم کو شدید ابتلاء و آزمائش سے دوچار کر دیتے ہیں اور سیلاب زدگان کی بحالی، نقصانات کی تلافی اور ہر جہتی تعمیر و ترقی کے لیے حب الوطنی، فرض شناسی اور ایثار و قربانی کے جذبہ کے ساتھ پوری جدوجہد کرنا ساری قوم پر لازم ہو جاتا ہے۔

دورِ غلامی میں انگریز ہم کو ملکی مسائل سے بالکل بے تعلق رکھتے تھے۔ چنانچہ ہمارے ذہن میں یہ خیال بیٹھ گیا تھا کہ ملک کی بہتری کے لیے ہر ایک کام کرنا صرف حکومت کی ذمہ داری ہے اور قومی رہنماؤں کا فرضِ منصبی حکومت کے ہر کام میں کیڑے نکالنے تک محدود ہے۔ آزادی ملنے کے بعد یہ صورت باقی نہیں رہی۔ اب ملک و قوم کی ترقی و تعمیر کے لیے کام کرنے کی ذمہ دار صرف حکومت ہی نہیں ہے بلکہ یہ حکومت اور عوام سب کا مشترک فرض ہے۔ اس وقت ہمارے ملک کو جن زبردست مشکلات و مسائل کا سامنا ہے وہ نہ تو صرف بیرونی امداد سے حل ہو سکتے ہیں اور نہ صرف حکومت کی کوششوں سے ان پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ بلکہ اس کے لیے ساری قوم کو جس میں حکومت بھی شامل ہے اور عوام بھی، شدید ترین جدوجہد کرنا لازمی ہے۔

حالیہ سیلاب سے جو نقصانِ عظیم ہوا ہے اس کی تلافی کرنے اور آئندہ اس مصیبت